اردو ڈیجیٹل پیپر

پٹنہ 14 مارچ، منگل

بہار
روزنامہ

# کانگریس درپن

سب ایڈیٹر:
پروفیسر غلام اصدق

ایڈیٹر:
ڈاکٹر سنجئے کمار یادو

## کانگریس کی جموں میں پراپرٹی ٹیکس کے خلاف ریلی جموں

جموں (یو این آئی) جموں کشمیر پردیش کانگریس کمیٹی نے پیر کے روز یہاں پراپرٹی ٹیکس کے خلاف ایک ریلی نکالی اور راج بھون کی طرف مارچ کیا۔ اس ریلی میں کانگریس کے بڑے لیڈروں اور درجنوں کارکنوں نے حصہ لیا انہوں نے ہاتھوں میں بینر اور پلے کارڈ اٹھا رکھے تھے۔۔ اس موقع پر کمیٹی کے صدر وقار رسول نے میڈیا کو بتایا کہ اڈانی کو بینکوں سے قرضے دئے گئے آج وہ ڈوب رہا ہے اور اپنے ساتھ ملک کے غریب لوگوں کو بھی ڈبو رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جموں وکشمیر میں خاص طور پر غریب پریشان میں کیونکہ یہاں مہنگائی بڑھ رہی ہے اور آج یہ بے روزگاری کی فہرست میں اول درجے پر ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ جموں وکشمیر میں گذشتہ نو برسوں سے انتخابات نہیں کئے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہاں بلڈوزر چلائے جا رہے ہیں اور پراپرٹی ٹیکس لگایا جا رہا ہے۔ پارٹی کے سینئر لیڈر رمن بجلہ نے میڈیا کو بتایا کہ کانگریس لیڈرشپ کا فیصلہ ہے کہ قومی سطح پر راج بھون چلو کا نعرہ لگایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ہنڈنبرگ رپورٹ نے خلاصہ کیا کہ کس طرح اڈانی زبردست مالا مال ہوا اور کس نے عوام کے پیسے کے ساتھ فراڈ کیا۔

## ایڈیٹر کے قلم سے

### ہمارے کانگریس کارکنان

! ہم اپنے تمام اضلاع کے صدر، بلاک صدر اور تمام کارکنان سے گزارش کرتے ہیں کہ کانگریس درپن میں اپنے ضلع اور بلاک سطح کی خبریں بھیجیں، جسے ہم ترجیحات کی بنیاد پر جگہ دیتے ہیں۔ یہاں کوئی بھی چھوٹا یا بڑا نہیں سمجھا جاتا۔ بہار پردیش کانگریس کمیٹی کو ایک طاقتور صدر ملا ہے اور ایسے میں ہم کارکنوں کی جوابدہی ہے کہ کانگریس سے جڑی ہر بات کی اطلاع صدر محترم اور تمام کارکنان تک پہنچائیں۔ کانگریس درپن جو مضبوط ذریعہ ہے۔ آج کے اس ڈیجیٹل دنیا میں کانگریس درپن کی تعمیر، کارکنوں کو مضبوطی حاصل کرنے کی ایک پہل ہے۔ اکبر الہٰ آبادی نے کیا خوب فرمایا ہے۔

کھینچو نہ کمانوں کو نہ تلوار نکالو
جب توپ مقابل ہو تو اخبار نکالو

**ڈاکٹر سنجئے یادو**

ایڈیٹر مع کانگریس کارکن جہان آباد پارلیمانی حلقہ

## کانگریس عظیم اتحاد کے امیدواروں کی مکمل حمایت کرے گی: اکھلیش

پٹنہ (کانگریس درپن) بہار پردیش کانگریس کے ریاستی صدر ڈاکٹر اکھلیش پرساد سنگھ نے بہار قانون ساز کونسل کی چار نشستوں پر ہونے والے انتخابات اور ہونے والے ضمنی انتخابات کے سلسلے میں پارٹی کے تمام رہنماؤں، کارکنوں اور تنظیم کے عہدیداروں کو ہدایات جاری کی ہیں۔ ایک سیٹ پر آیئے با☎ ر امیدواروں کو جیتنے میں شامل کریں۔ اس سلسلے میں جانکاری دیتے ہوئے بہار پردیش کانگریس میڈیا کمیٹی کے چیئرمین راجیش راٹھوڑ نے کہا کہ پارٹی کے ریاستی صدر ڈاکٹر اکھلیش پرساد سنگھ نے تمام ایم ایل ایز سابق ایم ایل ایز، ایم ایل سی سابق ایم ایل سی، ایم پی سابق ایم پی اور ممبران اسمبلی کو مطلع کیا ہے۔ تنظیم نے تمام ضلعی صدور بشمول تمام سطحی عہدیداروں سے اپیل کی کہ وہ بہار قانون ساز کونسل کی تمام 5 سیٹوں پر عظیم اتحاد کے امیدواروں کو جیتنے کے لیے مرحلہ وار کام شروع کریں۔ انہوں نے کہا کہ گیا گریجویٹ حلقہ سے آر جے ڈی امیدوار پونیت کمار سنگھ، گیا ٹیچر حلقہ سے جے ڈی یو کے سنجیو شیام سنگھ، کوشی ٹیچر حلقہ سے جے ڈی یو کے سنجیو کمار سنگھ اور سرن گریجویٹ اور سرن ٹیچر حلقہ سے جے ڈی یو کے ویریندر نارائن سنگھ تمام کانگریسی لیڈران اور کارکنان۔ انتخابات کے دوران یکجہتی کے ساتھ آنند پشکر کو مکمل تعاون دیں گے۔ انہوں نے بتایا کہ گرینڈ الائنس کے تمام امیدواروں کی جیت یقینی ہے۔

بجٹ اجلاس کے دوسرے مرحلے کے سلسلے میں آج کانگریس پارلیمانی پارٹی کی میٹنگ سی پی پی کی چیئرپرسن محترمہ سونیا گاندھی کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ اس آگے کی حکمت عملی پر غوروخوض کیا گیا۔

# ہزاری باغ کے کانگریس کارکنان نے راج بھون گھیراؤ میں شرکت کی

پٹنہ ( کانگریس درپن ) ہزاری باغ: ( پی آر ) اڈانی کے حق میں بی جے پی کی مودی حکومت کی کیپٹل ازم پالیسی کے خلاف ہزاری باغ کے سیکڑوں کانگریسی کارکنوں نے ایک روزہ راج بھون گھیراؤ میں شرکت کی۔ ریاستی صدر رابیش ٹھاکر نے راج بھون مارچ کی قیادت کی ضلع صدر شیلیندر کمار یادو کی قیادت میں ضلع، شہر، بلاک اور پنچایت سطح کے 2181 کانگریس کارکنوں نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔اس موقع پر ضلع انچارج اجے سنگھ نے کہا کہ وزیر اعظم مودی اور بی جے پی حکومت کی اڈانی کے حق میں پینلزم کی پالیسی سے واقف ہیں۔ سماجی بحران کے وقت بی جے پی حکومت ملک کے اہم انفراسٹرکچر کو اڈانی گروپ کو بیچ رہی ہے اور ایس بی آئی اور ایل آئی سی جیسے سرکاری اداروں کو سرمایہ کاری کرنے پر مجبور کر رہی ہے۔ اس طرح کروڑوں غریب اور متوسط طبقے کے ہندوستانیوں کی بچت کے خطرے میں ڈال دیا گیا ہے۔صدر ودھان سبھا انچارج عمل ٹھاکر بڑکا گاؤں ودھان سبھا انچارج اندرا توری بری ودھان سبھا انچارج اشوک سنگھ منڈو ودھان سبھا انچارج آلوک تیواری ریاستی نائب صدر جیم کمار ریاستی جنرلسکریٹری بود کٹا یا ڈاکٹر پر کاشکار خود سنگھ میڈیا انچارج فشار خان، دسمبر پرساد مبتا مہا نگر صدر منوج نارائن بنگت بلاک صدور معین الدین پردیپ مندل ، رام جنم رائے، عبد المنان وارثی، عباس انصاری، پولیشور پر چاہتی، رویندر گپتا، شیبو پرساد سونی، سفید نارائن پرساد محمد نوشاد، زسنگھ پر جاتی، اجیت کمار سنگھ، لال مون رویداس، سریندر شرما پیشیشو رسورنا کر، دلیپ کمار روی کرشن دیو بولتیشور پرساد چودھری لال بسیاری سنگھی سرجیت نا گوالا دھیرج یادو، راجیو رنجن مبتا، شاردا رنجن دوبے، کشور پرسادہ گڈو سنگھ، منیشا لو پور شیو کماری ہوئی بے بی دیوی بسیارو دیوی ہونو ور ما شیو نندن سا ہو، وجے کمار سنگھمدول البدي، بابر انصاری، ر یادو، رتلال منڈل، رگھو جیسوال، دلدار انصاری، رام کمار چینیل، زبیر خان، بابو خان منوج مودی سنیل کمار ساہو، گیانی پرساد مبتا، کیلاش پنتی دیور ادے کیٹری، جسے پر کاش یادو، دیپیک کپتا، برادر اسیم کمار محمد معشوق، محمد ربانی را بیندر پرساد یادو سید اشرف علی، موگیشور پرساد چودھری سیتارام یادو، تصویر یادو وارثی انصاری، ایم کے شاہد، نیش مہتا، محمد مینل، شادیو نارائن یادو، انور حسین محمد حسین منظر، اشوک کٹوا بار شالک ظفر، شیام کمار شرما، رام بلاس شیر ما، رونی کماری ، رائل کنار رانا واسودیو مبتو سلیم انصاری اور سینکڑوں خواتین اور مرد کانگریس کارکنان شامل تھے۔

راج بھون گھیراؤ میں کانگریس کے بڑے لیڈروں سے لیکر عام کارکنان نے بھی کثیر تعداد میں شرکت کی۔

# دلیپ کمار کو UAE انٹر نیشنل ایوارڈ 2023 سے سرفراز ہونے پر ڈاکٹر سنجئے دی مبارکباد

دبئی (کانگریس درپن) یو اے ای کے ہوٹل کراؤن پلازہ کے آڈیٹوریم میں دینک بھاسکر گروپ کے زیر اہتمام بین الاقوامی ایوارڈ 2023 بہار سے سماجی خدمات میں گراں قدر خدمات کے اعتراف میں ہمارے بڑے بھائی گارجین اور آئیڈیل وآل انڈیا نیشنل کانگریس کمیٹی کے رکن اور نالندہ ضلع کانگریس کمیٹی کے صدر ہمارے بڑے بھائی محترم جناب دلیپ کمارجی کو اس ایوارڈ سے سرفراز کرنے کے لئے دینک بھاسکر ہندستانی گروپ کا بہت بہت شکریہ۔ یہ اہل بہار اور اہل وطن کے لوگوں کے تعاون اور محبت کی وجہ سے ہی ممکن ہو پایا، آپ کا تعاون اور آشیرواد ہمارے بڑے بھائی کو اسی طرح ملتا رہے تاکہ ہم بڑے بھائی کا فیض حاصل کرتے رہیں۔ مذکورہ خیالات کا اظہار کانگریس درپن کے ایڈیٹر و جہان آباد پارلیمانی حلقہ کے سرگرم رکن ڈاکٹر سنجئے یادو نے آج کیا۔

راج بھون مارچ تامل ناڈو کی تصویر

# ہنگامہ ھے کیوں برپا راہل گاندھی کے بیان پر؟

28 فروری کو کیمبریج یونیورسٹی اور اس کے بعد 4 سے 6 مارچ کے دوران برطانیہ کے مختلف پروگراموں میں حزب مخالف کے بے باک نوجوان رہنما راہل گاندھی نے اپنے خطابات اور پریس کانفرنس میں ملک کی برسراقتدار جماعت کو آئینہ کیا دکھایا کہ حکومت کی نیند حرام ہوگئی ہے اور ایک طوفان سا آ گیا ہے۔ برطانیہ میں اپنے دورہ میں راہل گاندھی نے جو بھی باتیں کہی ہیں، کیا وہ بے بنیاد ہیں یا برسراقتدار پارٹی کے لیے نئی ہیں یا وہ ایسا سمجھتے ہیں کہ ملک کے اندر جو کچھ ہو رہا ہے، اس کی خبریں بس ملک کے اندر ہی تک محدود رہتی ہیں؟ میں نے بار بار اندیشہ ظاہر کیا ہے کہ ملک میں جو نفرت، تشدد، عدم رواداری، ظلم و بربریت، آئینی اور انسانی حقوق کی پامالی، مذہب کے نام پر فرقہ واریت، آزادیٔ اظہار پر پابندی، جمہوریت کی پامالی، بڑھتی فسطائیت و آمریت، عدلیہ، سی بی آئی، ای ڈی، انکم ٹیکس، الیکشن کمیشن وغیرہ جیسے اہم جمہوری اداروں پر بڑھتی گرفت، گرتی معیشت، بدعنوانی کے بڑھتے گراف، حکومت سے سوال کرنے پر جھوٹے الزامات کے تحت گرفتاری، تنقید کیے جانے پر بلڈوزر کی کارروائی، ماب لنچنگ، لو جہاد، دھرم سنسدوں میں اشتعال انگیز بیانات، قاتلوں اور زانیوں کے لیے ہمدردی وغیرہ جیسے واقعات جو انجام دیے جا رہے ہیں، ان سے بلاشبہ ہمارے ملک کی شبیہ خراب ہو رہی ہے، جن پر بہت ہی ذمہ داری اور سنجیدگی سے توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ لیکن اقتدار کے نشہ میں کوئی بھی ان باتوں کو سمجھنے کو تیار نہیں ہے اور ایسا لگتا ہے کہ یہ لوگ دسویں یا بارہویں صدی میں جی رہے ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ جو کچھ اس ملک میں ہو رہا ہے، وہ سب ملک کے در و دیوار کے باہر نہیں پہنچ رہا ہے۔ دنیا اب گلوبل گاؤں کے مترادف ہوگئی ہے اور کسی بھی سانحہ، واقعہ یا حادثہ کی خبر پل بھر میں بازگشت کرنے لگتی ہے۔ اگر حکومت کو بیرون ممالک میں ملک کی شبیہ کا اتنا ہی خیال ہے تو وہ ایسے تمام غیر آئینی اور غیر انسانی سانحات اور واقعات پر قدغن لگائے اور بہت سنجیدگی و ذمہ داری کے ساتھ ملک کے عوام کے بنیادی مسائل کے تدارک کی کوشش کرے۔ لیکن انگریزوں کے تسلط سے ملک کو آزاد کرانے میں جن لوگوں نے قربانیاں دی ہیں، ان قربانیوں میں اگر ان کی تھوڑی بھی حصہ داری ہوتی تو وہ ملک کی سالمیت کی اہمیت کو سمجھتے۔ یہی وجہ ہے کہ بی جے پی اور آر ایس ایس حکومت سے سوال کرنے والے کو غدار وطن قرار دینے میں تاخیر نہیں کرتیں۔ یہ لوگ سچی بات جو بلاشبہ کڑوی ہوتی ہے، وہ نہ سڑکوں پر سننے کو تیار ہیں، نہ ہی پارلیمنٹ میں اور نہ ہی بیرون ممالک میں۔ راہل گاندھی نے برطانیہ میں جو کچھ کہا وہ قطعی طور پر ملک سے غداری نہیں ہے، جیسا کہ انوراگ ٹھاکر، روی شنکر پرساد، کرن رجیجو، سدھانشو

تری ویدی وغیرہ بتا رہے ہیں۔ درحقیقت راہل گاندھی کے حقائق پر مبنی بیانات سے ملک کی سلامتی کو خطرہ نہیں ہے بلکہ بی جے پی، آر ایس ایس اور ان کی حکومت کی سلامتی کو خطرہ لاحق ہے۔ انہیں اگر واقعی ملک سے اتنی ہی ہمدری اور محبت ہے تو ذرا کھلے دماغ سے ایک نظر ملک کی جمہوریت، بھکمری، آزادیٔ اظہار، انسانی فلاح کے عالمی انڈیکس پر ڈالنے کی زحمت کریں تب شاید سمجھ میں آئے کہ ہمارا ملک اس وقت کہاں کھڑا ہے۔ ہمارے ملک کی جمہوریت جو کبھی پوری دنیا میں ستائش کی نظروں سے دیکھی جاتی تھی، اس حکومت کی ناقص کارکردگیوں کے باعث اپنے پڑوسی ممالک سرلنکا (88)، نیپال (71)، بھوٹان (65) وغیرہ جیسے چھوٹے ممالک سے بھی پچھڑ کر اس وقت لبرل ڈیموکریٹک انڈیکس کے مطابق 93 ویں مقام پر پہنچ کر شرمندہ ہو رہی ہے۔ سویڈن کے ایک معتبر ادارہ وی ڈیم نے تو عالمی درجہ بندی میں ہندوستان کی جمہوریت کی پامالی کو 104 ویں پائیدان پر رکھا ہے جو درحقیقت باعث تشویش اور شرمناک بھی ہے۔ لیکن برسراقتدار جماعت کو ایسی باتوں کی کوئی فکر نہیں ہے۔ انہیں فکر ہے تو صرف اس بات کی کہ کیسے ناقص کارکردگیوں کے باوجود ملک پر قبضہ برقرار رہے اور ان کی اور ان کے خاص صنعت کاروں کی تجوریاں بھرتی رہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو حکومت ملک کی غربت، بھکمری، بے روزگاری، بدعنوانی جیسے مسئلوں کے تدارک کے لیے سنجیدگی سے کوششیں کرتی لیکن افسوس کہ ایسا کچھ دیکھنے نہیں مل رہا ہے۔ افسوسناک پہلو یہ بھی ہے کہ راہل گاندھی کے خطابات اور بیانات کو ہندوستان کے اتحاد کے لیے 10ئی خطرناک، ملک کو تقسیم کے لیے اکسانے والا، ملک کو شرمسار کرنے والا، ملک کی شبیہ کو داغدار کرنے والا بتایا گیا ہے لیکن کوئی یہ نہیں کہہ رہا ہے کہ راہل گامدھی نے جو باتیں کہی ہیں، وہ سب سچ نہیں بلکہ جھوٹ ہیں۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ راہل گاندھی نے جتنی بھی باتیں کہی ہیں، وہ سب کی سب

حقائق پر مبنی ہیں، اس لیے حکومت کے درجن بھر وزرا اور ترجمان ان باتوں کو کاٹنے کی ہمت نہیں دکھا رہے ہیں۔ اگر ایسا کیا گیا تو ان کی حق تلفی، ناانصافیوں کے اوراق ❄ چلے جائیں گے۔ اب دیکھئے کہ راہل گاندھی نے اپنے برطانیہ دورہ میں ساورکر کی کتاب کے حوالے کے ساتھ یہ بتایا کہ اس کتاب میں ساورکر نے ایک جگہ لکھا ہے کہ 'ایک بار انہوں نے اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر ایک مسلمان آدمی کو مارا تو اس دن انہوں نے بہت خوشی محسوس کی۔' ساورکر کے اس بیان کو ملک کے اندر ہونے والے ہجومی تشدد کے تناظر میں دیکھنے کے بعد یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ملک میں ہجومی تشدد میں سیکڑوں مسلمان ساورکر کے اسی نظریے کے تحت قتل کیے گئے۔ اگر اس بات کو راہل کی مخالفت میں اترے لوگ ساورکر کی کتاب کے حوالے سے بتاتے کہ اس کتاب میں ایسا کچھ نہیں لکھا گیا ہے تو بلاشبہ راہل گاندھی بیک فٹ پر آجاتے اور لوگ ان کے اس جھوٹے بیان کی تنقید کرتے۔ لیکن راہل کی کسی ایک بات کو بھی کاٹنے کی کوئی ہمت نہیں دکھائی جا رہی ہے۔ آج جو لوگ برطانیہ میں راہل گاندھی کے خطابات پر معترض ہیں وہ ذرا مڑ کر وزیراعظم نریندر مودی کے شنگھائی، سیئول، متحدہ عرب امارات، عمان، ٹورنٹو اور امریکہ جیسے بیرون ممالک میں ملک کی ''عزت و افتخار'' میں چار چاند لگانے والے بیانات کو دیکھیں، مثلاً ''پہلے لوگ سوچتے تھے کہ پچھلے جنم میں کیا پاپ کیا تھا کہ ہندوستان میں پیدا ہوئے'' یا یہ کہ ''ملک کے میں ستر سالوں میں کچھ نہیں ہوا'' یا یہ کہ ''جن کو گندگی کرنی تھی وہ گندگی کر کے چلے گئے'' وغیرہ وغیرہ۔ دراصل یہ معاملہ بقول کانگریس ترجمان سپریہ شرینت راہل گاندھی کی بڑھتی مقبولیت سے حکومت خوفزدہ ہے اور راہل جب بولتے ہیں تب ان کے پیروں تلے کی زمین کھسک جاتی ہے، اس لیے کہ راہل کی باتیں حقائق پر مبنی ہوتی ہیں۔ اگر راہل یہ کہتے ہیں کہ ''حزب مخالف کا ایک لیڈر کیمبریج یا ہاورڈ میں بول سکتا ہے لیکن

بھارت کی کسی یونیورسٹی میں نہیں'' تو اس بات میں کتنی صداقت ہے، یہ بات کوئی چھپی ہوئی نہیں ہے۔ راہل گاندھی اگر کہتے ہیں کہ ''پریس، عدالت، پارلیمنٹ اور الیکشن کمیشن پر آر ایس ایس کا قبضہ ہے'' تو کیا غلط کہا؟ راہل گاندھی پر بھی ای ڈی وغیرہ کا شکنجہ کسنے کی کوشش کی گئی لیکن کامیابی نہیں ملی اور راہل گاندھی بار بار یہ کہتے نظر آتے ہیں کہ مجھے مودی حکومت سے ڈر نہیں لگتا ہے۔ یہ ہمت و بزدلی کے درمیان کی جنگ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حکومت راہل گاندھی سے خوفزدہ ہے۔ ابھی برطانیہ دورہ میں دیے گئے بیانات پر جس طرح راہل گاندھی پر رکیک حملے کیے جا رہے ہیں، یہ کوئی نیا نہیں ہے۔ ابھی ابھی وزیر اعظم نریندر مودی نے بھی اپنی خفگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ کچھ لوگ باہر جا کر ملک کی جمہوریت پر سوال اٹھاتے ہیں۔ چند سال قبل کیلیفو رنیا یونیورسٹی (برکلے، امریکہ) کی دعوت پر ایک خطاب میں راہل گاندھی نے کچھ اسی انداز کی تقریر کی تھی، جو بھارتیہ جنتا پارٹی کی سخت تنقید کی وجہ کر خوب خوب سرخیوں میں رہی۔ ویسے راہل گاندھی کے اس خطاب سے جہاں بھاجپا کے لوگ کافی چراغ پا نظر آئے تھے وہیں عام طور پر لوگوں نے راہل گاندھی کی دانشوری، بردباری اور سیاسی بالیدگی کی تعریف کی تھی۔ ویسے بھارتیہ جنتا پارٹی اور برسراقتدار حکومت کے وزرا عام طور پر راہل گاندھی کی تقریباً ہر تقریر کا مذاق اڑاتے رہے ہیں۔ لیکن اس بار راہل گاندھی نے ان لوگوں کو اس انداز سے آئینہ دکھایا کہ وہ بہت زیادہ برا مان گئے اور اس تقریر کی مخالفت اور اس پر تنقید کے لیے نریندر مودی کی حمایت میں بھاجپا کے 17 ترجمان او رحکومت کے 11 وزرا کو اترنا پڑا اور یہ لوگ مختلف ٹی وی چینلوں اور پریس کانفرنسوں کے ذریعہ دن رات اس بات کی صفائی دیتے رہے کہ امریکہ میں راہل گاندھی نے جو کچھ کہا ہے، وہ سب غلط ہے۔ ملک میں سب کچھ ٹھیک ٹھاک چل رہا ہے۔ نہ مہنگائی ہے، نہ بے روزگاری ہے، تعلیم و صحت بھی اعلیٰ درجے کی ہے، ہر طرف رواداری، عدم تشدد، یکجہتی ہے، منافرت، خوف و دہشت کا کہیں نام و نشان نہیں اور نوٹ بندی نے تو ملک کی ترقی میں ⌘ب لا دیا ہے، صنعتی اور تجارتی ادارے عروج پر پہنچ گئے ہیں، بلکہ روزگار کے بہت سارے دروازے کھل گئے ہیں۔ کسان خوش، جوان خوش، نوجوان خوش ✦ ملک کے سارے عوام خوش ہیں۔ ان حالات میں راہل گاندھی کے امریکہ میں آئینہ دکھانے پر برسراقتدار پارٹی اور حکومت کا چراغ پا ہونا کسی حد تک حق بجانب ہے کہ اب ان کے پیروں تلے سے زمین کھسکتی ہوئی نظر آ رہی ہے، ورنہ حقیقت یہ ہے کہ جن لوگوں نے بھی کیلیفورنیا یونیورسٹی میں کی گئی راہل گاندھی کی تقریر سنی تھی اور سوال جواب کو د ★ اور بغور سنا تھا، وہ تعریف کیے بغیر نہیں رہے۔

# کانگریس درپن

تعریف اس لیے بھی ہوئی کہ راہل گاندھی کے خطاب اوراس کے بعد سوال وجواب کا جوموضوع 'انڈیا ایٹ 70' تھا، راہل گاندھی نے اسی موضوع کے حدود میں رہ کر بڑے اعتماد اور باوقار انداز میں باتیں کیں۔ ملک کی صورت حال کو سامنے رکھتے ہوئے ملک کے اندر بہت تیزی سے تشویش ناک حد تک پنپ رہی شدت پسندی، منافرت، عدم رواداری، انتشار اور خلفشار کی جانب اشارہ کیا تو کیا غلط کیا؟ اگر راہل گاندھی نے یہ کہا کہ ملک کے اندر صف بندی کی بدشکل سیاست نے سر اٹھا لیا ہے، اعتدال پسند صحافیوں کو قتل کیا جارہا ہے، دلتوں کو پیٹ پیٹ کر ہلاک کیا جارہا ہے، گائے کے نام پر مسلمانوں کو سرراہ بے دردی سے ہجومی تشدد پسند قتل کر رہے ہیں، جو ہندوستان میں نئی چیز ہے اوراس سے ملک کو بہت ❖ن ہورہا ہے، تو کیا غلط کہا؟ راہل گاندھی نے یہ بھی کہا کہ نفرت کی سیاست نے ملک میں تقسیم اور صف بندی کردی ہے، جس سے لاکھوں لوگ خود کو غیر محفوظ محسوس کررہے ہیں اور یہ سمجھنے لگے ہیں کہ اپنے ہی ملک میں ان کا کوئی مستقبل نہیں ہے۔ کل پرسوں کے 'نیویارک ٹائمز' نے کشمیر میں آزادئ صحافت پر مبینہ پابندیوں پر ایک رائے شائع کی ہے جس کے مطابق ''اگر مودی انفارمیشن کنٹرول کے کشمیر ماڈل کو ملک کے باقی حصوں میں پیش کرنے میں کامیاب ہوجاتے ہیں تو یہ نہ صرف آزادئ صحافت بلکہ خود ہندوستانی جمہوریت کو بھی خطرہ میں ڈال دے گا۔'' اب اس خبر یا رائے پر بھی انوراگ ٹھاکر کو اعتراض ہے کہ 'نیویارک ٹائمز' نے ایسا کیوں شائع کیا؟ یہاں پر بھی وہ راہل گاندھی کو ہی ذمہ دار قرار دے رہے ہیں۔ کیا ہی اچھا ہو کہ حکومت عالمی سطح پر ملک کو متنبہ کرنے والے بیانات کو منفی کے بجائے مثبت سوچ کے ساتھ قبول کرے اور جن کمیوں اور خامیوں کی جانب اشارہ کیا جارہا ہے، ان کے تدارک کی فکر کرے تو یقینی طور پر ملک کے لیے سودمند ہوگا۔

آسکر جیتنے پر کارتک گونسالویس، گنیت مونگا اور دی ایلیفینٹ وِسپرز کی پوری ٹیم کو دلی مبارکباد۔ ان دونوں خواتین نے خوبصورتی اور جنگلی حیات کے تحفظ کی اہمیت کے دل دہلا دینے والے ڈسپلے سے ہندوستان کو سربلند کیا ہے۔ میں تمل ناڈو کے مڈومالائی نیشنل پارک کے کٹونائیکن قبیلے کے ایک جوڑے، بومن اور بیلی کی تعریف اور مبارکباد پیش کرتا ہوں، جنہوں نے ہاتھیوں کے لیے اپنی محبت اور ان کی حفاظت کی روایت کی دل کو چھو لینے والی کہانی دنیا کے ساتھ شیئر کی۔ جس گانے پر انڈیا نے ڈانس کیا وہ صحیح معنوں میں گلوبل ہوگیا۔ ناٹو ناٹو کے لئے آسکر میں سب بہترین بنیادی گیت کے لئے ایم ایم کیروانی، چندر بوس اور پوری آر آر آر ٹیم کو مبارکباد۔

راج بھون مارچ ممبئی کی تصویر

راج بھون مارچ ممبئی کی تصویر

راج بھون مارچ جھارکھنڈ کی تصویر

راج بھون مارچ کیرالہ کی تصویر